رجسٹرڈ نمبر اے ۷۸۳

REGISTERED. NO. A.783



مفید نہو تو قیمت واپس

جوب لقمانی بار عمر جاتی ہے خزان کھتی ہے آنکو جوانی روٹھ جاتی ہے کسے میجر بنانیکو

ایسی حالت میں یہ گولیاں منگائیے اور ... اختیارات ... ہی جاتی ہے ... محسوس ہوتی بلکہ دل، دماغ اور خاص ... میں اضافہ ... کا ہو گا ... کے ... ہوجاتا ہے ...

روغن لقمانی لطف ہے تجھ سے کیا کہوں ... اے کمبخت تونے پی ہی نہیں

... ایک ہی مرتبہ کے استعمال کرنے سے وہ لطف ... ہوتی ہے ... مغلوب ... بنا دیتا ہے ...

قیمت فی شیشی ... دو شیشی ... تین شیشی ...

طلاء عجیب ...

طلسمی گولیاں ...

منگانے کا پتہ: دوا خانہ عظمت ... لکھنؤ

فائدہ نہو تو قیمت واپس

طلاء ممسک ...

روغن ملذذ ...

حبوب ممسک ...

عین الشفا مڈیکل ہال لکھنؤ

گھوڑ چڑھی

...

اکسیر جریان ...

طلاء ... ...

سفوف مراد

ہر قسم کی ... کمزوری ... سستی اور جریان کا بہترین علاج

...

طلاء مسیحا ...

حبوب ... ...

روغن ... ...

حبوب ... اسلام ...

اکسیر ... ...

... پاؤڈر ...

قاضی مقبول احمد اینڈ کمپنی لاہور

جلد ۱۲ — نمبر ۹

مضامین غیر

(جمعہ ۴- مارچ ۱۹۲۷ء)

آشوب ہند

(از جناب فریدون مرزا صاحب مجروح)

خواب باشندگان ہند اب چونکو ذرا | اپنی حالت غور سے دیکھو ہوئی ہے کیا سے کیا
کیا بری ساعت تھی کیسا روز وہ منحوس تھا | ہائے جب ہندو مسلمانوں میں یہ جھگڑا چھڑا

دل تہ و بالا ہے اس غم سے جگر بیتاب ہے
راحت و آرام دنیا کے لیئے نایاب ہے

آئے دن کی اس لڑائی کا نتیجہ ہے خراب | زندگی ہر ایک کو ہو جائیگی دنیا میں عذاب
ڈھونڈھنے پر بھی نہ راحت آئیگی پھر دستیاب | اس عالم میں قیامت خیز ہوگا انقلاب

گھر چلیں گے گل و زر سارا فنا ہو جائے گا
سیکڑوں نسلوں کا دم میں خاتمہ ہو جائے گا

فکر میں ہر ایک جب ہوگا برائے انتقام | بچہ بچہ ہند کا ہوگا فدائے انتقام
آئیگی کانوں میں ہر دم یہ صدائے انتقام | رفتہ رفتہ سب کو کھائیگی بلائے انتقام

دور ہو جائیگی راحت اک جہاں کے واسطے
لوگ ہیں پناہ ڈھونڈھینگے امان کے واسطے

ہند میں جتنا کام ہو جو نبھا کر جائینگے | زخمی ہو گے ایڑیاں رگڑینگے اور مر جائینگے
کارہین گے قتل سے جتنے وہ کیا گھر جائینگے | دیکھو بینا جیل خانوں میں وہ سب بھر جائینگے

جھگڑوں کے ہاتھ سے دم ہوگا اونکا ناک میں
جان بھی عزت بھی دولت بھی ملے گی خاک میں

جس کا جی چاہے وہ لے اپنی جگہ پردوں کی | قتل یوں فتنوں کی ہوگی سنا سختوں کی
رنگ دینگی زمیں پر لوگ چھینٹ خون کی | پھر لینگی ہر طرف سختیاں قانون کی

بات جو ملک کی اپنی وہ بے کسی ہو جائے گی
کشمکش میں پھنس کے دو بھر زندگی ہو جائیگی

مفلس و نادار ایک تو ہے یوں ہی ہر اک بشر | زندگی سختی سے ہوتی ہے بہر صورت بسر
ایک رکھتا ہے تو دس کھتے نہیں ہیں کو گھر | اوس پر آفت یہ (وائی) الامان و الحذر

اپنی قسمت پر زمانے سے وہ روتے جائینگے
جو نہیں محتاج ہیں محتاج ہوتے جائینگے

جنگ والے جنگ کرنیکے لیے تیار ہیں | کام والے دکھ میں ہیں اور کام سے بیکار ہیں
شہر میں ہر جا دکانیں بند فی النار ہیں | سونی بازاریں پڑی ہیں بند کاروبار ہیں

صنعت یورپ کی دلالی کا کس کو ہوش ہے
چند دن میں یہ تجارت دیکھنا روپوش ہے

مالدار و نکی تو ہوگی اور بھی مٹی خراب | ماند ہو جائینگے وہ دنیا کے گویا آفتاب
ڈاکوؤں کی بن پڑیگی دیکھکر یہ انقلاب | گھر میں ورنا آگھسینگے جوش میں ہو کے بے حساب

گر ہوا کوئی تو جر کے بھی وہ کچھ دیجائینگے
عمر بھر کی سب کمائی باندھ کر لیجائینگے

اس کو پلٹیں گے کہ ہم دنیا کا یہ دیکھینگے رنگ | صلح جوئی کیلئے جلینگے گھر سے بید رنگ
جب یہ دیکھیں گے کہ شکل ہے یہ ہوئی اب تو جنگ | کیا عجب ہے کہ دو روز میں بھی ہو پیدا یہ ڈھنگ

دوسرے ملکوں کو یہ جل کر بسانا چاہیئے
دشمنوں سے جان و مال اپنا چھپانا چاہیئے

ملک کا یہ حال جب ہوگا تو اہل ملک پر | غیر کی ہر دم پڑیگی کہ تجارت کی نظر
بات پوچھے گا نہ کوئی لینے آئے گا خبر | آگ میں ذلت کی سب جلتے رہیں گے عمر بھر

جیتے جی دل کو جہنم کا مزا مل جائے گا
جو کیے ہیں کام اون سب کا صلا مل جائیگا

لڑنے بھڑنے میں گذر جائیگا جو ہے پیر و جواں | ہاں امن و عیش و راحت ہند ہوگا بیگمان
گھر سے نکلا تو کوئی جھیل لیگا سختیاں | جائے تعلیم کی بھی پھر او زمیں کی دھجیاں

مدرسے ٹوٹینگے سب جام سفالی کی طرح
سونی ہونگی درسگاہیں ظرف خالی کی طرح

لڑکے ہر اک بنے ماں ماسور ہوتا جائیگا | اپنی اپنی فتح پر مسرور ہوتا جائے گا
قہر سے سینہ مگر معمور ہوتا جائیگا | خلق و علم و رحم ولے دور ہوتا جائے گا

گر یہی عالم رہیگا خون کے ہیجان میں
خصلتیں حیوان کی پائی جائینگی انسان میں

رہنے والے ہند کے گر بیت دینگے اتحاد | مدتوں تک ختم ہونے کا نہیں پھر یہ فساد
جان کو بھی دیکھکر یوں ہونگے دلی شاد | جیسے بر آئے کسی ناکام الفت کی مراد

محفلیں ہونگی خوشی کے باجے لاے جائینگے
بت نئے مضمون اخباروں میں چھاپے جائینگے

ہاں اگر قائم کیا آپس میں تم نے میل جول | دیکھ لینا دشمنوں کے منہ بند ہو جائینگے بول
ڈھول کے اندر رہی ہیں سب نقارہ کی تو ل | تیر و تفنگ ہو جائینگے سب کوڑی کے مول

عزت و توقیر دیکھینگے تو حیران ہونگے پھر
سو برس میں تم نئے روشنیاں ہونگے پھر

معانی مطالب سے کب ہے غرض
ہوا مجھکو لکھنے کا پیدا مرض

مائی ڈیر مسٹر پنچ۔

بی عقل اور تجربہ ... صاحب کا متفقہ ارشاد ہے کہ اخبار نویسی کے مشاغل بعض وقت ایڈیٹر کو اسقدر بوکھلا دیتے ہین کہ وہ یہ محسوس کرنے سے عاری ہوجاتا ہے کہ اوسے کیا لکھنا چاہیے تھا اور اوس نے لکھا کیا ہے۔ عدیم الفرصتی یا پریشان خاطری اوسکو نامہ نگارون کے مضامین کی جانچ کا بھی موقع نہین دیتی کہ جو صریحاً اوس سے قارئین کرام کو اوسکی نسبت ... کا محل حاصل نہ ہوسکے چنانچہ اخبار سوراجیہ دہلی جلد ۳ نمبر ۸ اسوقت میری زیر نگاہ ہے اور اوسکے صفحہ ۵ کالم اول مین ایک خبر بعنوان

"ریاستون کا ایک سچا ہمدرد چل بسا"

اشاعت پذیر ہوئی ہو سردار جیون سنگھ صاحب رئیس اعظم شہزادپور ضلع انبالہ کی مرگ ناگہانی کے حسرت ناک واقعہ سے متعلق ہے ... آگے چل کے ایڈیٹر صاحب ... مرحوم کے خلف الصدق جناب ... سنگھ صاحب لیجسلیٹو سکرٹری پٹیالہ اسٹیٹ کی علالت کی پرتشویش خبر بھی ان الفاظ شائع فرمائی ہے کہ۔

"آپکے فرزند ارجمند جناب ... سنگھ صاحب ... لیجسلیٹو سکرٹری ... مین ... علیل تھی مگر اب افاقہ ہے پرماتما ... کی روح کو ... پروان کرین"

کسی صحتیاب ہونے والے ... اور دیکھے ... علالت ... قبل از وقت ... پانی پالی ... مرحوم ... ایڈیٹر صاحب کے دماغ کی ... پروان ... لیکن ... کے ... لانے کا سامان ... مین کافی موجود ہے جب ...

کوئی لقید حیات شخص مرحوم بنایا جاسکتا ہے تو ایڈیٹر صاحب سوراجیہ کے لئے کچھ مشکل نہین کہ وہ کسی دن بیخودی مین شمشیر قلم کو میدان قرطاس پر سرپٹ دوڑاتے ہوئے اس امر کا بھی اعلان شائع فرمادین کہ ہندوستان غلامی کی زنجیرون سے آزاد ہوکے سوراجیہ کی بخشی ہوئی نعمات سے متمتع ہوگیا۔

اسی اخبار مین خبر مندرجہ صدر کے بعد ایک دوسری خبر بھی جو بلحاظ نوعیت تحریر خبر اول کی چھوٹی بہن ہوسکتی ہے بعنوان:-

"مہاراجہ سرمور کی چالیسوین سالگرہ"

کسی نامہ نگار کی طرف سے درج ہوئی ہے جس مین تقریب سالگرہ کے باتزک و احتشام منعقد ہونے اور تمام شرفا و روسا و عمال ریاست کا ایک فرش پر برابر بیٹھ کے دعوت تناول فرمانے کا ذکر خیر مندرج ہے مضمون نگار صاحب نے جشن سالگرہ کے متعلق اپنی دلی مسرت و عقیدت کا اظہار کرتے ہوئے جناب مہاراجہ صاحب سرمور بہادر کو بصد خلوص مبارکباد ... کی خدمت ... حضرت سعدی علیہ الرحمۃ کا یہ شعر پیش کیا ہے کہ

چل سال عمر عزیزت گزشت
مزاج تو از حال طفلی نگشت

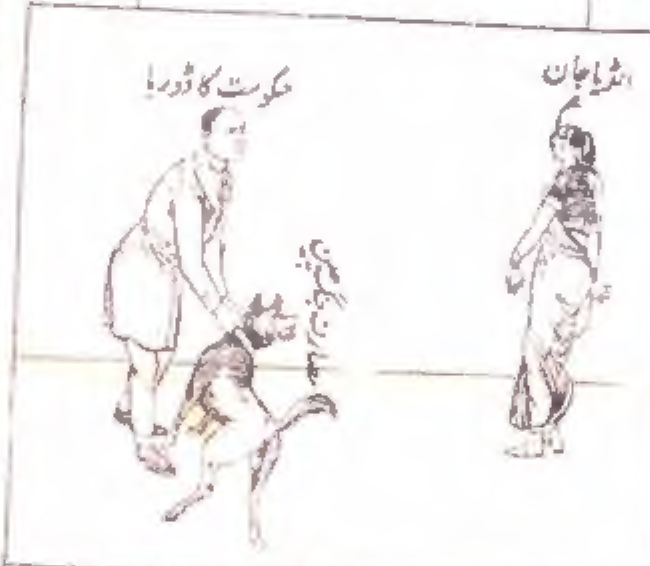
نامہ نگار صاحب نے نہین معلوم کیا سمجھکے مہاراجہ سرمور کے حضور مین یہ شعر نذر گزرانا ہے اس سے نہ تو کوئی دعا مراد ہوسکتی ہے اور نہ یہ شعر مہاراجہ صاحب کی بیدار مغزی سے متعلق ہوسکتا ہے۔ بلکہ اس سے اون کی غفلت اور طفل مزاجی کا بخوبی انکشاف ہوتا ہے۔ سچ تو یہ ہے کہ شعر مذکور ایک معنی مین مہاراجہ کو ہیرنا بالغ بناکے اونکی شان رفیع کی صریحاً اہانت کررہا ہے۔ غالباً نامہ نگار یا اڈیٹر کا مقصود قلبی اس شعر کے پیشکش سے ہرگز نہ ہوگا۔ مگر دریافت طلب امر یہ ہے کہ آخر یہ شعر کس مطلب کو پیش نظر رکھ کے مہاراجہ بہادر کی نذر کیا گیا۔

از شیر سنگھ تمیم گورد‌ی

اے حضرت۔ تقریر مین اکثر ایسا ہوتا ہے کہ حروف مقدم مؤخر ہوجاتے ہین الفاظ مقدم و مؤخر ہوجاتے ہین مثلاً ایک صاحب فرماتے تھے:۔

"ہم نیچے پر سوار تھا گھوڑا تھا اوپر پائجامے کو چبانے لگا نالی بولی" جبرے نیچے گھوڑے پر سوار تھا نیزہ تھا ہاتھ مین نالی کو چبانے لگا پائجامہ بولا جرت۔ دوسرے صاحب کسی برات کا جلوس دیکھ رہے تھے اتفاق کی ہتھنی ان کے قریب ہوکے نکلی اور دانتی آنکھ مین اوسکی دم لگ گئی۔ گھر مین آکے واقعہ بیان کرنے لگے:۔

"واقعہ اتفاق کی ہتھنی نے اس زور سے آنکھ ماری کہ دم بیٹھے چھوٹ گئی" سعادت علی خان نواب وزیر اودھ نے منشی خانے کے منشی سے پوچھا "تم کون ہو" منشی صاحب نے دست بستہ عرض کی "منشی خانے کا منشی" ... ایک دوست کے پاس ... ہمیشہ رہا ... آدمی ... جلوس ...



"دوت! دوت!! یہ کمبخت ایک دن چوٹ ضرور کرے گا"
"ہان کتا تو ہی۔ مگر ابھی تو روکے ہوئے ہون۔ کاٹ کھانے کو کسی دن چلا جاتا۔ بارہا ایسا ہی ہوا"

بکھری کا ایک مزکوری چوہدری کو پکارنے لگے "منتو ..... علی بنام چلو کی کار رکھو جار کوئی حاضر ہے" ایک صاحب گھبرا کے مثل کہنے لگے "جب دیکھیے موت کا چکو ہاتھ میں" "مگر جان ہم ہے وہاں چ اور جان چ ہے وہاں ہم" کہہ گئے۔ ایک صاحب روز نیم کے نیچے آرام کرتے تھے کتیا کو پیشاب کرنے کے لیے بھی آرام گاہ پسند آئی۔ بی بی سے شکایت کرنے لگے "اس کمبخت موذی کتیا کی عجب عادت ہے ہر وقت مرت تلے نیتی ہے (نیم تلے موتتی ہے)"

حکیم صاحب نے اپنے مہمان کے لیے پلنگ انتخاب کیا۔ خادم سے کہنے لگے بس یہی اچھا ہے بچھا دو لمبا بھی ہے چوڑا بھی۔ لیکن چڑ... کی زبان پھسل گئی لمبا کا لام چ سے بدلا اور "چوڑا" کی چ لام سے بدل گئی۔

پس جب تقریر پر انسان کو قدرت نہیں تو قلم بے زبان کی تقدیم و تاخیر کیوں قابل مواخذہ ٹھہرے۔ آپ ہاتھی چلے اور دعا کو سوار صاحب مرحوم سے متعلق سمجھیے۔ کیونکہ مضمون کی ابتدا تعزیت ہی سے ہوئی ہے اور "اول و آخر نسبتے دارد" باقی رہا دوسرا مضمون بضمن ریاست ناہن کی سالگرہ میں سے

چہل سال عمر عزیزت گزشت
مزاج تو از حال طفلی نگشت

کا جو تو یہ کوئی بے محل بات نہیں شاید رئیس کی عمر چالیس سال ہوگی اور سالگرہ کے جشن میں کچھ لہو و لعب کھیل کود ہوا ہوگا۔ کوئی فارسی اشعار کے معنی سے ناواقف ہو تو کیا شعر نہ پڑھے! یہ تو کوئی بات نہیں۔ نواب کلب علی خاں مرحوم رئیس رامپور کے سامنے ایک شخص نے نذر پیش کی اور کہنے لگا سے

بچہ کار آمدت جانداری
مروت ہے کہ مردم آزاری

اس غریب کو صرف لفظ "جانداری" کے معنی معلوم تھے اور نذر دیتے وقت یہی شعر پڑھ دیا۔ غالباً ہمارے مہربان "سوراجیہ" کے نامہ نگار صاحب نے بھی شعر مذکورہ میں "چہل سال عمر" دیکھ کے جوڑ [illegible] مطلب کا پایا اور لکھ دیا۔ مدیر صاحب کو یہ معلوم تھا نہ مضمون نگار کو کہ آپ بغلی گھونسا ہے بیٹھے ہیں

اے حضرت "ہجو ز لا و نیز بالا بجوز غیرہ" دوسری بات یہ کہ نہ شرعی قانون میں اڈیٹر یا نامہ نگار کے واسطے فارسی دان ہونا لازم ہے نہ عرفی قانون میں۔ ہمارے اپنے ہفتہ میں چھ سات صفحہ کا مضمون آندھی روگ ہو جاتا ہے دوسرے جرائد دس پندرہ صفحے (علاوہ اشتہاروں کے) مضامین سے بھر دیتے ہیں اور پھر بھی قلت گنجائش کی شکایت کرتے ہیں۔ ہم ایک ایک نقطہ پر تامل کرتے ہیں وہ صفحہ کے صفحے قلم برداشتہ لکھتے ہیں اور ناظرین پسند کرتے ہیں یہ اللہ کی دین ہے

حسن قبول اپنے بس کا نہیں فقط "پنچ"

درازی عمل و امل

"شیدا مائی"

پچ کہا ہے سے

آدمی زادہ چون شود بیکار
یا شود دزد یا شود عیار

آخر ہمارے ہندوستان کی خلافت کمیٹی بھی آدمیوں سے مرکب ہے خلیفہ کے نہ ہونے سے کب تک ہاتھ پر ہاتھ رکھے بیٹھی رہتی۔ بیسویں صدی میں نامراد ترکوں نے خلافت کا خلعت اپنے قامت نہ زیبا سے اتار پھینکا۔ اور یہ نہ خیال کیا کہ ہمارا نام لے کے چند خدا کے بندے شہر شہر دیار بدیار کوچہ بکوچہ اپنا شکم بے ہنر پیچ پیچ بانٹے پھرتے "اندک اندک زر دارند" نہیں بلکہ ہر دریوزہ گر کے کشکول سے بھی اچھے اچھے ٹکڑے چھانٹ کے اپنی جھولی بھرتے ہیں۔ نام لیتے ہیں خلافت کا اور پروپگنڈا کرتے ہیں حقوق سیاسی خصوصاً اہل ہند کا۔ ان بیدردوں نے خلع خلافت نہیں کیا ابھی انھوں نے تو دانے دانے کو محتاج کر دیا سے

رسیدہ کار بانجا زدست بے چیزی
کہ موش خانہ ما راہ می رود بعصا

تین سال ہیہات اسی فاقہ کشی میں گزرے نوبت یہاں تک پہنچی کہ جس دروازے پر جاتے تھے سائیں بھرا گھر "سائیں برکت ہے" جواب ملتا ہے بیکاری میں چوری اور عیاری کی لت پڑ جاتی ہو تو یا ...

غیر مرتب نہ تھی۔ کچھ دنوں "سینہ زوری" میں گئی۔ آخر تا یہ کہ یہ سوال برسوں سے بے جواب پڑا تھا کہ "اب تمھارا کام ہی کیا ہے؟" مسٹر شبیر حسین قدوائی (شیدا) ان سے پوچھیے دونوں کے نزدیک گویا "چپکا بیٹھنا" کوئی کام ہی نہیں ہے

خیر خدا کا شکر ہے کہ آج بریدۂ دنیا پرور مقتدر فرد منطقی فرد مجرب کار فرد نامی فرد گامی [illegible] گرامی فردان بدزبان بداندیش تندرو ناہنجار دشمنوں کا جواب دینے والے نکل آئے۔ کون!

(۱) حضرت مولوی مولانا عبد الماجد بدایونی (بقول ہمدم ہمدرد یا بادی (بقول حقیقت) صدر استقبالیہ کمیٹی۔

(۲) حضرت عبد اللہ ہارون بمبئی کے سیٹھ سلطان [illegible] کے غیبی شیدائی۔ اور خلافت کانفرنس لکھنؤ کے صدر معظم

پہلے بزرگ اگرچہ بدایونی ہیں تو ہمارے یاد رہے ہوا کے پورے ماہر ہیں آپ نے بدایوں میں بفضل خدا اسی بنا پر صدق کا عالیشان محل کھڑا کر لیا۔ اس محل کی شان میں قصائد اکثر شعرائے بد لگام نے پڑھے تھے کچھ خطوط بھی چھپے تھے مگر اب کئی برس گزر گئے زمانہ بھلکڑ ہے۔ اخباری دفتر کبھی یاد رہنے اور یاد رکھنے کے لیے مرتب نہیں ہوا کان گنہگار ہیں جو کسی نے کہا سن لیا مگر گستاخی ہوگی باتوں کے خلاف ہے بہ حیا گر خدا شناس جرائد کو اسی

بحر امید

ہر وقت بھی جھگڑ [illegible] ناامیدی اور مایوسی کی [illegible] سبیل نظر [illegible] کا کام کرتا ہے اور ڈوبتی ہوئی کشتی [illegible] نکال کر آرزوؤں اور امیدوں کے سرسبز کناروں پر [illegible] بحر آگ پانی ہوا [illegible] کسی نے استعمال نہیں اور وہ بھی محض [illegible] اسلیے تمام علاجوں سے [illegible] طریق علاج کی [illegible] اور [illegible] شائع کیا جائے [illegible] قرار صفت [illegible]

[illegible] ستانا [illegible] کو سمجھتا [illegible] لکھنؤ کا تھا کر دوسرے کو [illegible] استعمال کیجئے۔

نقش قدم پر پانے کے شیشے سے چلن جما تے اور بوسے کی گنیاں کا ٹتے دیکھتے ہیں تو ہمین کیا غرض ہے کہ حاسد و شر نہین ۔ دو شعرون سے جو کچھ کہا درست ہے بجا ہے ۔ اور اگر حضرت دریابادی ہین تب بھی صحت خیال مین مجال چون وچرا نہین ۔ "فلسفہ جذبات" کا مصنف اور سائیکالوجی کی غلطی ؟ ہان اتنا جانتے ہین کہ ڈیڑھ صد حین باہر سے آنے والے مہمانون اور ہنگی و تماشی دبقول چراند) پندرہ سولہ ہزار حبت گھر والون (یعنی عہدہ دار و ممبر و ... یہین کچھ اور نہ کچھ کو) سے مخاطب ہو کے جو خطبہ آپ نے لیعنی بدایونی یا دریابادی نے زبان معترض تو ان سے پڑھا وہ تمام عیوب سے پاک اور حرف بحرف صحیح ہے قسم ہے سلاح پر اور نری ہٹری دھی کی ۔

آپ دونون دریابادی یا بدایونی امین سے کوئی صاحب ہون یا ایک صاحب بالکل سچ فرماتے ہین کہ بلگرام اور گونڈا جیسے دور افتادہ مقامات تک یہ دنیا سے جلسۂ خلافت کا فخر حاصل کر چکے لیکن ابتک اس شہرت سے اگر کوئی محروم رہا تھا تو وہ یہی شہر لکھنؤ تھا آج جب یہ سعادت اسکی قسمت مین آرہی ہے تو ہر شخص خود دیکھ رہا ہے کہ روز عید کی شام کے آثار نمایان ہین سر در شب کے آثار کا وقت ہے اور اہل بزم تھک تھکا کر انگڑائیون پر انگڑائیان لے رہے ہین جو جیسا اپنا اپنا ظرف ہے اور اپنا اپنا نصیب ! کسی کو شب کے بناؤ سنگار دیکھنا مبارک اور کسی کے نصیب مین سحر کی بگڑی اداؤن کا آنا مبارک !

. . . . یہ جلوہ لکھنؤ کی بد قسمتی کا تھا . . . . . . اگر یہین معنی کہ اس بارے مین لکھنؤ بد قسمت لکھنؤ مردود لکھنؤ ... لکھنؤ ... رہا بالکل بجا درست اور فخر کرشن خاص ... اور دینی خلافت کمیٹی کے انڈین نیشنل کانگریس کی ... مین تھی ہو جاتا اور یہان نہین کانگریس کا جلسہ ہوتا و دنیا کی آبادی اور عمارتون جیسے دامن دل خلافت کمیٹی کے لیے پھیلا دیتا ۔ دستور ہے کہ بیٹھ اور ... کے ساتھ سا تھ بیگانہ جیزا رہتا ہے ۔ اب خلافت کمیٹی ... عام ... ول آرام کے شعف سے بلگرام اور گونڈا ... ہوتی رہی لکھنؤ کے بڑے بڑے ... ہوا ...

... زبان یاد دہ ... در رفتہ
شبی ... در فتہ

گیان ٹوٹ بکی تھین ۔ خمار کی ... سے بیخود اور رنجور تھے ۔ دریا دلی کی بدولت سبو اور خم جیحون کی لہرون مین بہے طرف و دارون کی نالش کر رہے تھے ۔

یہہ تصور لکھنؤ کا نہین تو کس کا ہے !

!! نا نصیب ۔ بدبخت ۔ شوم بخیل شہرت
کرتی گئی ندی اور نہ سا غر !!
لکھنؤ سے تری محفل سے چلا ہون !

پھر فرماتے ہین "چودھوین رات کا چاند ۔ بدر کامل ہوتا ہے ۔ خداوند پاک ہماری کانفرنس کے چودھوین اجلاس کو بھی ماہ شب چاردہم کا حسن و جمال اور کمال نصیب کرے"

کسی منحوس مقام پر پہونچ کے یہ آرزو بے کار ہے ۔ اور قابل رنگین عبارت لکھنے والے خطیب کیواسطے اس تنبیہ کے ساتھ یہ دعا بھی بیجوڑ اور خلاف فطرت ہے ۔ یا یون کہے

چودھوان سال خدا خیر سے کاٹے تو پھر
گھٹنے لگتا ہے مہ چاردہ پورا ہو کر

سال تو یہہ ہو رہا ہے

زوال حسن ہے عاشق کنارہ کرتے جاتے ہین
جا پہنچ ہوتی ہے خزان ... بہت جھڑکا

یہی ہوتی تو خدا و تیز ... ہوتے ہوئے ... نہین اور جب یہ چاند محاق مین آجائیگا تو لکھنؤ غریب کی نحوست خواہ مخواہ ثبت ہو جائیگی ۔ ... وہان چاند کو آپ لکھنؤ غریب کے ماتھے نہ منڈھتے تو بہتر تھا ۔

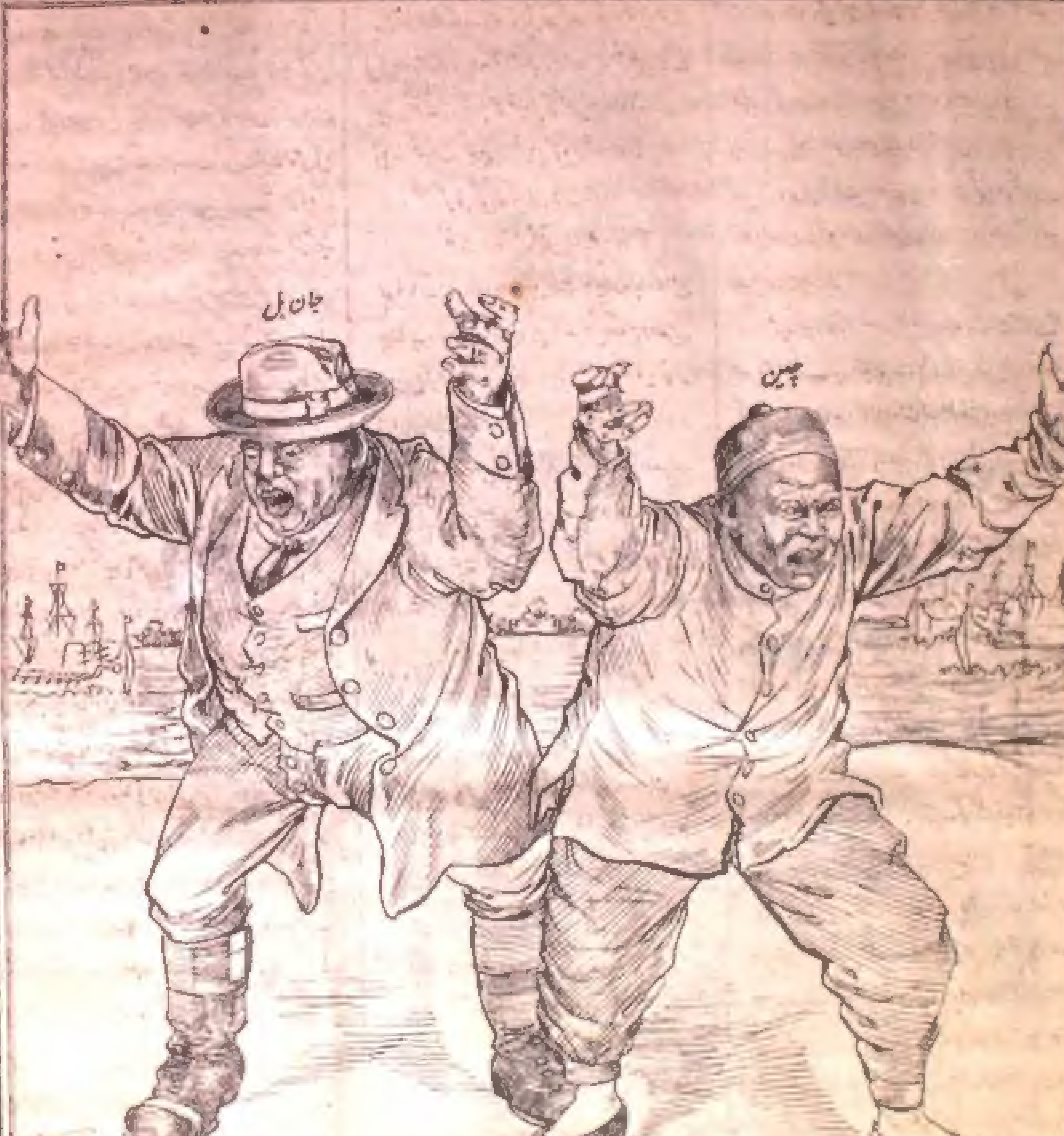
اسکے بعد حضرت صدر منطقی و فلسفی ہو کے موجودہ خلافت کمیٹی کو غیر ضروری سمجھتے ہین اور ... کرتے ہین کہ مسئلۂ خلافت الٰہیہ کا انکار ہے جو کہ قرآن مین منصوص ہے ۔ اور جسکے بارے مین ہر مقام پر ... نے اپنے اختیار ... خلیفہ بر ... ہے کبھی آدم کی نسبت ... زمین پر ایک خلیفہ بنانے والا ہون کبھی ... کہ ... خلیفہ بنا دیا کبھی اپنے ... تمہین ... خلیفہ ...

... مختلف سمتون سے یہ صدائین بلند ہو رہی ہین کہ اب خلافت کمیٹی کی ضرورت کیا باقی رہی اور اگر یہہ ضرورت ہو بھی تو یہہ کیا ضرور ہے کہ اس کو اسی نام پر باقی رکھا جائے ۔ اسی ذیل مین خلافت الٰہیہ کا تذکرہ ہے پھر اس اعتراض کا جواب دیتے ہین "اگر لفظین اس خطاب (خلافت و خلیفہ) سے اتنی الجھن ہے تو اس خطاب کی واپسی اُسی سرکار مین کرنی چاہیے جہان سے یہہ مرحمت ہوا تھا"

دیکھیے کس قدر درست منطق ہے ۔ گویا ان جملون کا صریح مطلب یہہ نہین ہے کہ آل انڈیا خلافت کمیٹی ہی تو ہے جو "انا جاعل فی الارض خلیفۃ" کی اجارہ دار بن کے آئی ہے ۔ جو کوئی آل انڈیا خلافت کمیٹی سے پھرا وہ خدا سے پھرا اور اسکے حکمون سے پھرا اور آل انڈیا خلافت کمیٹی جس کے سر پر تاج خلافت رکھ دے "ھو الخلیفۃ المنصوص من اللہ"

(ماخوذ از مضامین علامہ رشید رضا مصری ...) تیسرے منطقی استدلال نے تو ارسطو اور سقراط کو مات کر دیا ہوگا بان کھلا دی ہوگی ۔ ذرہ ان الفاظ پر غور فرمایئے ۔

"پوچھا جاتا ہے بلکہ اور بیہودگی کے لیے مین پوچھا جاتا ہے کہ اب تک خلافت کمیٹی نے کیا کام کیا ہے ! اسکا جواب ہم دین ! اس کا جواب انگریزی ہے تو انگریزی دفترون کے در و دیوار سے پوچھو ۔ پولیس کے رجسٹرون سے پوچھو جیلخانون کے در و دیوارون اور جیلگرون سے پوچھو ۔ لوسے کی بنی ہوئی ہتھکڑیون اور ڈاکو ؤن اور خونیون کے پہرون مین پڑنے والی بھاری بھاری بیڑیون سے پوچھو ۔ اسکا جواب حضرت و فلسطین سے پوچھو ۔ ترکی سے لو افغانستان سے لو ۔ جادوست لو ۔ . . . . . . مطلب یہ ہے کہ سارے دنیا سے جواب پوچھو مگر خلافت کمیٹی سے کسی رقم کا حساب نہ پوچھو ۔ مال سیف جیو مال خانہ خراب نہ پوچھو ۔ نہ پوچھو نہ پوچھو اسے شیخ و شاب نہ پوچھو ۔ نہ پوچھو دوستو دنیا کا انقلاب نہ پوچھو ۔ کام ہم ہین خلافت کمیٹی کے اور جواب دین انگریزون کی کچہریان پولیس کے رجسٹر جیلخانون کے پھاٹک ۔ لوہے کی ہتھکڑیان منی کی یہ حیثیت ؟ ... کی خدمت کہہ ہے ۔ ولایت کے ہوٹل



نقالی یا تمہید مصالحت

چین: "ہات ترے کی۔ دور ہو۔ دے منحوس"

جان بل: "دھت ترے کی۔ نزدیک آ۔ اے کنجوس"

رہ گئے۔ شگر کے لیمن موٹل رہ گئے۔ رشاک کسرٹ اسباب کے جنجال رہ گئے۔ ٹونی جبلیوں کے کنڈل رہ گئے خان بہادر شیخ حبیب اللہ کی داستان تمامی رہ گئی۔ خواجہ حسن نظامی کی شورہ پشت کلامی رہ گئی۔ نونوں ہوئی پاکٹ رہ گئی۔ بچوں رہ گئی جاکٹ رہ گئی۔ اسی قسم سے تو اون کا انجام رہ گیا۔ دوسی صاحب کی پوربی مقدس پوشاک کا انصرام رہ گیا۔ بجد کی قارہ گیا جاری علم رہ گیا۔ انقلاب ہو گیا زکام رہ گیا۔ پرتگال کے ٹوکرے رہ گئے۔ جونڈے کے چھوکرے رہ گئے۔ بسکٹوں کے ٹین رہ گئے۔ خاتم اپنے چاشنین رہ گئے۔ دودھ رہ گیا بنچ رہ گئی۔ ہوٹل میں کافی پانے والی بچی رہ گئی۔ چمچیوں اور چیلیوں کا جام رہ گیا۔ وہ گتی دوستوں کا خرام علم رہ گیا غرض کہ ؎

رستم رہا زمین پہ نہ بہرام رہ گیا
نوشیرواں کا زمیں پہ بس نام رہ گیا

آہ آہ ؎

یاد ایام عشرت فسانی | وہ شب وہ ہم وہ ترانہ سانی
جا بیٹھے جنت میں کے کو گون | گم نہیں اپنے گھر کی ویرانی
ڈرگیا اپنا دل کا بحر کرم | ایک قطرہ کہیں نہیں پانی
بجلی کی جو سو دیوان نہ رہے | نہ وہی قوت جہانبانی
ہائے وہ دن کہ سیاہ و بخت | کرتے تھے فیصل دیدہ فانی
سب تن ڈھکنے کو کفن نہ رہا | کیا تھے ہم چاہ نہ پہرانی
لوگ کرتے تھے دل سے محانی | [illegible]
دل بجھ گیا ہو رہے کتنے | ہم سے سرزد جو ہوتی نادانی
وہ بد زمانہ چپ نیلز میں | بیٹھکا کرتے تھے گمس راتی
بعد دعوت کے ہوتی قوالی | تم وہ سے تا تہ لیتے تا دوانی
مفت کا مال ہوا دل بے رحم | مزہ قوالی توری جہانی
بیٹھ چھوڑی دوستوں کیلئے | تکیا ہیں بکی اور گوڑہ دھانی
کی تصور یہ با انگریز قیصری | باعث فساد و روحانی
بس سیدھا ہوئے گیا پھر | ریشک سجان تھی اپنی انسانی
بس مسلمان کو کہہ دیا کافر | بن گیا نیلیں و جانی
توم کا فرض ملت کمیتی رہی | وہ دکھاتا اسلامانی
وہ سو دور کا لوگ دیتے تھے | عہدہ تھا پہر اے کو شانی
جب پہ تھی فراغ بالی تھی | مال و دولت کی تھی فراوانی
ہائے کیسا زمانہ پھر آیا | کیسی عادت ہوئی پریشانی

بن گئے رنگ خادم الحرمین | ہم ہوئے جیلا وہ نیرانی
الغرض اپنی داستان ہے یہ | کون قصہ لکھے یہ طولانی
حاجیوں کو تم معاف کرو | نہ پہ لکھا جو ہجو پیا نی

آپکا خطبہ صدارت اپنی رنگینیوں کے ساتھ مراحل خلافت و انسانیت اور شاہ پسندی کی بخار اور نصائح نماز گزاری وہرطہ نوازی کے مراحل طے کرتا ڈھائی سے کچھ زیادہ حالوں سے اشتعال خلافت خدمات پرختم ہو گیا۔

اب سیٹھ عبداللہ ہارون صاحب کی گلکاریاں ملاحظہ فرمایئے۔ سنتے ہیں کہ آپ نے اپنے مطبوعہ خطبہ میں حضرت بدایونی یا حضرت صبا بادی کی طرح........ ابتدا لکھنؤ کی بدقسمتی سے نہیں فرمائی مگر واہ واہ بجانش یہ کہکے کہ آخر اتنی بڑی خلافت کمیٹی کا جلسہ ہے تین چار سو آدمی تو ہونگے ابتدائے کلام شکریہ سے کی ہے جس کا بالفاظ دیگر مطلب یہ ہے کہ حضرت آپنے ذمہ داری کا بڑا بھاری گٹھر بندہ کے سر پر لاد دیا ہے میں اکیلے اوٹھا نہیں سکتا بانس کے بیے لگانے والے مزدوروں کی طرح بندہ عرض کرتا ہے۔

"جور لگا دے ہیا چلا جا دہیا"

اگر آپ یہاں تشریف لاتے اور اپنی نگاہ سے چند دیہاتی شرفا اور اتنے گنے اون حامیوں کو جن کے وجود سے خلافت کمیٹی کی معمولی انتظامی مشکلیں بھی کبھی خالی نہیں تیں مشاہدہ کرتے تو "ذمہ داری" کے انبار کو کشتی میں سہاتے دیکھکے یہ الفاظ اپنے خطبہ سے نکال ڈالتے۔

منتظمین اور اجلاس کہنے والے اگرچہ اون بخیل بی بی کی طرح جنھوں نے ساری برادری کی دعوت کے لیے منڈی سے ایک بیگن منگوا کے آدھا بھونا اور جب مجمع بڑھتے دیکھا تو کہنے لگیں کہ ہانڈی رہی بڑی دھوم آدھا بیگن رہ بھی بھون کے جھٹ چلاتے اور عوام کی مذمت کرتے تھے لیکن فی الحقیقت کوئی دھوم نہ تھی۔

شکریہ کے بعد آپ لکھتے ہیں کہ نہ تو کوئی دینی عالم ہوں نہ سیاسی لیڈر سیدھا سادہ مسلمان ہوں اسلئے مجھے یہ امید کہ میں آپکو فصیح و بلیغ خطبہ سناؤں گا پوری نہیں ہو سکتی۔ مجھے نہ تو کوئی نئی بات آپ کو سنانی ہے اور نہ کوئی نیا پیغام دینا ہے۔

لیکن ان فقرات میں محض سادہ ضد ہے کیا مسکراہٹ ہے یہاں کس جلوت کو آپ کی ذات سے ایسی امید کی ہے کوئی انشا ہوئے کا جلسہ نہیں تھا جو فصاحت و بلاغت کی توقع کوئی کرتا۔ آپ کے دینی عالم یا سیاسی لیڈر ہونے کی اگر یہ امید ہوتی تو یہاں جلسے سے ہوتی آپ چند حلوان اور بلانے ہوئے مہمان تھے اگر آپکا اتنا ہی اس مطلب پر لحاظ ہوا تو جان بوجھ کے ہم اوسی گڑھا ہو یا یہاں جلسہ کی ہوشیاری میں نہ پہلے اشتہار دیتا رہ ہے۔

اب رہی یہ بات کہ آپ خلافت کمیٹی کے سامنے کوئی راہ عمل پیش کرنا نہیں چاہتے نہ کوئی قابل ال و نظر ہے صدارت بنا۔ آپ نے تینتی باتوں کا بالادہ بایہ جبری لگی ہوئی ہے اور لستیان آشکار ہوگئیں میں خلافت کی کا بڑا مقصد اب کسی قدر زیادہ قریب ہو گیا ہے۔

ایک تھیں سیٹانا مائی۔ اپنے خاندان کی تھیں فرزند مگر پھیرے کی کنجوس تھیں نواسوں پوتوں کے سامنے بھی کوئی مٹھائی یا ترکاری رکھی ہوئی دیکھتیں تو اوسے لے کر دیکھو چیل آ رہی ہے وہ آئی وہ آئی کہتے اور وہ مترجہ ہوئے اور ادھر انھوں نے جھپٹا مارا چیز بیس سے جاگئیں بچے منہ دیکھتے رہ گئے۔ بچوں اور بڑوں نے اونکا نام "سیٹانا مائی" رکھا تھا۔ آپ بھی اس خلافت کمیٹی کو جو اپنا بہرم اور اپنی ساکھ کھو چکی ہے بجد نظم و تنظیم عجیب "سیٹانا مائی" کا دام سپرد کرنا چاہتے ہیں یتیم خانوں پر بھی قبضہ کروا دا دے گے سامنے رکھے ہوئے مقرروں کو بھی سمیٹ لو۔

بالفاظ دیگر آپ کا مطلب ہے کہ پرانے حساب کتاب کو بھول جاؤ پرانے حسن انتظام کو جو نیا کر دو اپنے دل میں جوش پیدا کر اور جو کچھ ہیموں کے پیٹ میں پڑا ہے رکھا اسی دفتر پریشان ساوتی اسلامی اور دیانت جماعت کو ہر کے حوالے کرو اس لیے کہ یہ بیچاری بیکار ہوگئی ہے یہی نہیں [illegible] بھی ہم جیت کرو۔ وہ بیشتر [illegible] کی خدمت ترکیہ کی جو بعض اہل [illegible] کا مقصود بالذات ہے بیچنے نہ پائے۔ شہر چھوڑ دیجئے کہاں جاتے ہو یہ کیفیت اصلاح معاشرت [illegible] دعوت و [illegible] ہیں بھی قوم سے کچھ عرض میں [illegible] ادھر بھی [illegible]

رہتے بات [illegible]

الغرض ؎

کسے نماند کہ دیگر بہ تیغ ناز کشی
مگر کہ زندہ کنی خلق را و باز کشی

صاف صاف ہی کیون نہین کہتے کہ کسرت کے پیچھے دار [illegible] کے پیچھے مین بت کاٹتے ہین اسکی تشہیر بھی اپنے ہاتھ مین رمضان مین اندھے مانند دیہاتی مسجدون مین جاتے اور نصف لی و نصف لک "خرما و ہم ثواب" کی تلاوت کرکے غریب دیہاتیون سے بجلی جنگی دولت کما لیتے ہین اس کمائی کو بھی ثواب [illegible] حجاج کے اندھے حامی نے بھی اشرفیان تیغ کی تھین ایک شریف حریف اونھین اوڑا لے گیا تھا۔ آخر قاضی نے اوس دولت پر قبضہ کیا۔ تو حاجیو تم اوس قاضی سے رتبے مین کم نہین ہو قبضہ کرنے والا ای دیہات مین ہر ایک کے سامنے تسلی کے جاتا ہے اور جون کو حاجی کا ٹیکس حسب توفیق وصول کر لیتا ہے اور تیتے ہی مسلمانی کا ٹھیکہ لیا ہے اس آلکفت کے اصلی مستحق ہو ایک دانت اسپر بھی۔ ایمان سے کہیے یہ ہمہ گیر دام ایسا کسی خواجہ عمر نے کبھی خواب مین بھی دیکھا تھا؟

آپ یہ مشورہ دیتے ہین کہ تمام جماعتون سے ساز باز کرو [illegible] "خدام الحرمین" پر چوٹ کرتے ہین کہ [illegible] جماعت انگریزون کو اپنے مذہبی جوش سے مغلوب ہوکے جزیرہ عرب و حجاز مین مداخلت کی دعوت دیتی ہے۔ یہ وہی دام فریب ہے جو خدام الحرمین کے مخالفین نے مدت سے پھیلا رکھا ہے اس ارشاد سے صاف و صریح مطلب یہ ہے کہ خدام الحرمین دشمنان اسلام کی ایک جماعت ہے دنیا بھر سے [illegible] مگر ان دشمنان اسلام سے تو خود خدام الحرمین کا منشا [illegible] ملو آون سے جنھون نے ہز ہائنس ابن سعود کے حق مین خوش بادری و حسن ظن کی [illegible] خالف و کر قتل و نہب و غارت کی خبرین جنگی [illegible] مین چھوڑی تھین جنھون نے اوس وفد کی رپورٹ جو ان آنکھون سے واقعات دیکھ آیا تھا آج تک شایع نہونے دی اور [illegible] خود ہی اس وفد کو بھیجا تھا اور یہی وہ وفد تھا جنکی سادہ لوحی کا یہ حال ہے کہ نواز پر شریف حسین کو تصدق برطانیہ سمجھے اور شریف حسین پر زیک [illegible] ایک تیسری ازاد طاقت کا اصل سمجھے گو یہ تیسری طاقت شریف حسین حکومت برطانیہ دونون سے بڑھی ہوئی تھی [illegible] قوم [illegible] حکومت برطانیہ [illegible]

جو عرب کے ساتھ وابستہ تھے دست بردار ہوکے اس تیسری طاقت کی گیدڑ بھپکیون مین آ گئی۔ جنھون نے اپنے بھیجے ہوئے وفد کی رپورٹ تسلیم نہین کی لیکن ہز ہائنس ابن سعود تعلقدار مکہ و مدینہ کے خلاف پروپیگنڈا کیا۔ جب ہر بات پر کل مصیبت نے چارون طرف سے گھیر لیا کسی طرح حق چھپائے نہ چھپا خود اپنے آنکھون سے جاکے دیکھ آئے اور خاطر داری و خدمت مین ہز ہائنس کی جانب سے کوتاہی ہوئی کیفیت نے سوچے یکایک کھل کے توڑ کے ٹکڑا سا جواب دے دیا نہ رخصت دی نہ بدائی اور وداعی نہ رونمائی شد و دستی گھسائی تو کچھ لوگ ہو گئے "مایوس" اور دوسرون نے پھر بھی اور وہ "اندیشی" تھا کے ڈورے کو ستون دار الحکومت ہز ہائنس مین بندھا رکھا اور واشتہ آید بکار جنھون نے عینی شواہد کے مقابلے مین توثیق بے شرف کے بیانون کو ترجیح دی جسکو لکھنؤ کے اکثر حامیون و زائرون نے بغداد مین تو ادی کرتے دیکھا جو ہجم مین بہا تا اور ٹوک دیا۔

ان واقعات پر آپ کی یہ سفارش ہرگز غالب نہین ہوسکتی کہ یہ وہی ایک جماعت ہے جو حجاز کے مسئلہ کو خوش اسلوبی کے ساتھ طے کرا سکتی ہے اور اپنے اثر و اقتدار سے کام لیکر جو اس کو دنیائے اسلام مین حاصل ہے تمام مسلمانان عالم کو ایک نقطہ پر لا سکی اہمیت رکھتی ہے نہ آپکی ان سفارشون کا اثر خدام الحرمین کے ذی ہوش افراد کے دل پر ہو سکتا ہے۔ کیا معنی کہ بایں ہمہ آپکے اہمیت رکھنے والے جنکے قبضہ قدرت مین آپ قومی جان و مال دینا چاہتے ہین وہ حقیقت جیسے جیسے تھے ابن سعود کے فریب مین آ گئے۔ یا اپنے ضمیر جو فروش تمدن مرنا تھے۔ اور ہر دونون حالتون مین یہ تعریفین اون پر کسی طرح صادق نہین آتین۔

آپ نے باتون باتون مین خدام الحرمین کی ہوکے ساتھ حضرت ہز ہائنس تعلقدار مکہ و مدینہ کو بصلحت بڑا بھلا کہا تھے رہ بندہ فراموش ہے۔ اوس نے [illegible] کے مزار کی وہ کے سیدی [illegible] جو بھی اور ہر [illegible] پسندی وہی کوشی یہ [illegible] کی بیعت [illegible] ابن سعود آپ کے اس

فرقون سے متاثر ہوکر اپنی سلامتی اور آپکی مخالفانہ ریشہ دوانیون کے اثر سے بچنے کیلیے خود کو برطانیہ کے حوالے کر دے اور کوئی ایسا معاہدہ کر لے جس سے حجاز پر غیر مسلم اقتدار قائم ہو جائے۔ سچ ہے اب شاید لوگ اس خیال سے شیطان کے مقابلہ مین لاحول کہنا بھی چھوڑ دینگے کہ کہین زیادہ پریشان نہ کرے۔

واہ واہ قاضی جی آپ بھی بہت بھولی بھولی باتین کرتے ہین۔ [illegible] معاہدے ہو چکے اور قبل اسکے کہ خدام الحرمین کے مقصد [illegible] باتون باتون مین [illegible] ہو گئی اور وہ معاہدہ غیر مسلم حکومت کی طرف پورے اشتراک کے ساتھ مقامی مسلمانون پر نازل ہو جاتا۔ [illegible] ایسا اندیشہ ہے کسی بچے یا دانا نہ وہ جوش کہ قلم سے نکلتے نہین دیکھا اللہ آپ کو خوش رکھے پنچ کے واسطے آپ نے اچھا مضمون تیار کر دیا۔

راقم مرزا محمد صغیر ممبر خدام الحرمین

المختصرات

کشف مقدسی اور ہوتا یہ دونون مضمون کی مرزا صاحب نذر ہو گئے کیا کیجیے وقتی ضرورت زیادہ اہم ہوتی ہے۔

سنتے ہین ہڑپا پنجاب مین محکمہ آثار قدیمہ نے کوہ کندن و کاہ برآوردن کی مصداق یون دکھائی کہ تانبے کے ستارے و پیکان کچھ تانبے کے ہتھیار اور کچھ مٹی کے کھلونے کھود نکالے۔ خبر دینے والون کا بیان ہے کہ ان بیش قیمت چیزون سے تاریخی معلومات [illegible] ہوتا ہے اسی خبر مین یہ خبر بھی تھی کرنے کے قابل ہے کہ یونان مین دو ہزار سال قبل مسیح سے مصری توتنخ آمون کی طرح کا ایک مقبرہ کھودا اور بیش قیمت تاریخی معلومات کے ساتھ خزانہ مین بھی گورکا پھول پڑ گیا۔

سچ ہے کسی نے کیا کہا ہے کہ گورکنی کے لئے تجربہ ہے" ہندوستان کو چاہیے کہ اگر صرف تاریخی معلومات سے متاثر ہونا ہے تو گورے ہیرے کے کھودنے والے پیدا کرے تا کہ اور کچھ نہین تو قیمتی جواہرات کے ذخیرے آنکھین تھوڑی دیر کیلیے جگمگا جائین۔ کالے اقوام کی قسمت کا یہ اثر ہے کہ جو کچھ قسمت مین سونا ہاتھ لگتی ہے راکھ ہے ؎

گر بہار آرد [illegible] برآرد دود دود

مشہور عالم دواخانہ معدن الادویہ کی تیار کردہ بے بہدف ادویہ

حلوائے مغز گنجشک

انتہائی مشہور ہے ... مصنف ... اعضا رئیسہ و اعصاب کو طاقت پہونچانے میں ادویہ مثانہ معدہ و جگر کو طاقت عظیم پیدا کرتا ہے۔ قوت مردمی کی نایاب دوا ہے جسکی تعریف حد توصیف سے باہر ہے۔ ایک جلیل القدر طبیب کا قول ہے کہ شعر میں نظر کیا گیا ہے اگر نایابی ... دنیا میں کوئی دوا ہے تو یہی ... ہے ... سرعت و رقت کے مرض کو دور کرتی ہے قیمت فی بکس ۲۰ خوراک چار روپیہ

مار الحم عنبری دو آتشہ خاص الخاص

یہ ماء اللحم ... سے تیار کیا گیا ہے جو وہ مشہور ہے جسکی شہرت ہندوستان میں ہے ... والیان ملک کیلئے تیار ہوتا تھا اب دواخانہ نے خاص طور پر تیار کیا ہے تاکہ عوام الناس کو بھی نفع پہونچے نہایت قیمتی ادویات سے مثل مشک عنبر ... میوہ جات کے عرق سے تیار کیا گیا ہے۔ مقوی اعضاء رئیسہ ... سرد ... و مفید کرنے والا ... بواسیر میں مفید۔ گردہ و مثانہ کو تقویت بخشنے والا ہے قوت مردمی کو بڑھانے والا اور مسک ہے رقت و سرعت وغیرہ کو دور کرتا ہے۔

فی بوتل پانچ روپیہ (عہ)

تین بوتل کے خریدار کو ایک گلاس ہدیہ مفت

طلائے سیمی

اعصاب کی تقویت میں بے نظیر ہے گئی ہوئی طاقت کو واپس لاتا ہے جن لوگوں نے اپنے ہاتھ سے اپنی قوت زائل کی ہو یا کسی دوسرے خلاف فطرت افعال کی وجہ سے سنگین خراب ہو گئی ہوں ان کے واسطے حکم اکسیر رکھتا ہے تھوڑے عرصہ میں اپنا فائدہ دکھاتا ہے۔ مایوسوں کی امید کو بر لاتا ہے اور معمولی شکایتوں میں تو وہ اثر دکھاتا ہے اور ایسی طاقت بخشتا ہے کہ بیان سے باہر ہے۔

قیمت فی شیشی آٹھ روپیہ (عہ)

حب یاقوت مقوی و ممسک

طاقت ... دوا ہے ... قوت ... بے نظیر ہے خون کو بڑھاتی اور حرارت ... پیدا کرتی ہے ... کی قوت ... مایوسوں ... امید کو بر لاتی ہے ... لطف شباب جوانوں کی طاقت میں تیزی پیدا کرتی ہے ... اور برسوں کے مایوس العلاج اس سے صحت یاب ہو چکے ہیں۔ اگر باقاعدہ طریقہ پر پوری مدت تک استعمال کی جائے تو قوت امساک میں بھی خاصی افزائش ہو۔ قیمت فی بکس ... خوراک ... پانچ روپیہ (صہ)

ہر قسم کا طبی مشورہ دواخانہ معدن الادویہ کی مجلس اطباء سے مفت حاصل ہو سکتا ہے صرف جوابی ٹکٹ درکار ہے۔

فرمائش کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیجئے	منیجر دواخانہ معدن الادویہ وکٹوریہ اسٹریٹ لکھنؤ	فہرست کلاں مفت طلب فرمائیے

ضعیفی دور کرنے کی تدابیر

مع ۴۴ تصاویر

موت کو تو کوئی روک نہیں سکتا لیکن ہر کسی کے سامنے ... نے ضعیفی دور کرنے کی ترکیب ... اس کے ... پہنچانے ... اعضا کو درست ... کی شکایت اور ... دیگر بیماریوں کا ... اعضا کو کس طریقہ پر حرکت دیجئے ... اسکے واسطے کتاب میں جو ... تصاویر ہوئی ہیں کسی استاد کے سکھانے کی ضرورت نہیں پڑتی یہ کتاب زیادہ تر ... بیماریوں کے واسطے نہایت مفید ہے جو کہ ... ورزش کرنے وغیرہ ... کی وجہ سے ... بواسیر و دیگر امراض میں مبتلا ہو جاتے ہیں ... خود اسکے مطابق ورزش کرکے بہت فائدہ حاصل کیا ... اس کتاب کے بموجب عمل کرنے سے بوڑھا ... ہو سکتا ہے۔ اس کتاب کی صفات دیکھتے ہوئے ... برائے نام اسکی قیمت صرف ... محصولڈاک ...

ملنے کا پتہ سکھ سنچارک کمپنی متھرا

روزانہ ایک آنہ

... ایک آنہ روز ... قیمت ... فائدہ حاصل ہوتا ہے ...

ملنے کا پتہ ... ایجنٹ اندر ... چوک لکھنؤ

کشمیری لذت النسا باتصویر

... تعویذ محبت ... تعویذ حب ... طلسماتی انگشتری ...

اعجاز زاہدی ...

جارلیش کمپنی پوسٹ ناتوبہ ضلع بہار نیور

سکھ سنچارک کمپنی متھرا کی تیار کردہ ادویات

گورنمنٹ سے رجسٹرڈ

سدھا سندھو ... قیمت ... مرض ... سب سے ... سکتا ہے۔

دورو گج کیسری ... قیمت ...

بال سدھا ... قیمت ...

اپنے شہر کے دوا فروشوں سے طلب کرو۔

سول ایجنٹ ... بال بہار آفس ... دہلی ...

سول ایجنٹ اندر ... ایجنٹ لکھنؤ ...

غذائے روحانی

معدن النغمات

یعنی

وہ بے نظیر کتاب جس نے سچ مچ ہوا میں گرہ لگائی

ایک گراموفون کی طرح سروں کے محفوظ رکھنے بلکہ گلے کے جملہ حرکات اور کاغذ پر لکھ لینے کے قواعد سکھائے

یہ ایک مشہور و معروف کتاب ہے

اس کے حصہ اول کے تین ایڈیشن شائع ہو چکے اور جاننے والے جانتے ہیں کہ تا حال موسیقی کے جزو علمی پر

اس سے بہتر کتاب شائع نہیں ہوئی اب اسی کتاب کے

حصہ دوم میں مصنف نے

اساتذہ فن کے علم سینہ

کو

علم سفینہ بنایا ہے

یعنی

تان سین کے عہد سے لے کر زمانہ حال تک صدہا اساتذہ فن کی کی گائکی اور ان کے گلے سے نقل کی ہوئی دھرپد اور ہوری کا نقشہ کتاب پر کھینچ دیا ہے۔

استاد محمد علی خان

[illegible]

قیمت پانچ روپیہ

المشتہر: منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

[illegible]